

فہرست عناوین

صفحہ نمبر	عناوین	صفحہ نمبر	عناوین
26	دشمن کی طرف وفود کی روانگی	7	عرض ناشر
26	اسلامی وفد کے سربراہ کا	9	معرکہ قادسیہ (شعبان 15 ہجری / ستمبر 636ء)
27	یزدگرد کے دربار میں خطاب	12	ثقی بن حارثہ جنگ کی پلاننگ کرتے ہیں
27	یزدگرد کا رد عمل	13	ایرانیوں کی جنگی تیاریاں
27	مغیرہ بن زرارہ کا خطاب	14	سیدنا ثقی کی حکمت عملی
28	وفد کی اپنے کمانڈر کی طرف واپسی	14	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قیادت کرتے ہیں
29	ایران کے بارے میں	15	سیدنا عبدالرحمن بن عوف کی بہترین رائے
31	رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی	16	مسلم فوج کے کمانڈر کا تقرر
32	دشمن کی جنگی قوت پر ایک نظر	17	امیر المؤمنین کی کمانڈران چیف کو نصیحتیں
32	ایک عرب بدو سے رستم کا مکالمہ	18	مسلمانوں کی عسکری قوت
32	ایرانی فوج کی سیاہ کاریاں	18	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جنگی منصوبہ بندی
33	دشمن کی نقل و حرکت پر گہری نظر	19	کمانڈر ثقی بن حارثہ کی وصیت اور وفات
34	ربیع بن عامر رستم کے دربار میں	20	ثقی کی بیوہ سے کمانڈر سعد رضی اللہ عنہ کی شادی
35	رستم سے ربیع بن عامر کا مکالمہ	20	تیز مواصلاقی نظام
37	مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی	21	امیر المؤمنین کی اسلامی فوج کو نئی ہدایات
37	رستم سے ملاقات کے لیے روانگی	24	مقام جنگ، قادسیہ کا محل وقوع
38	مغیرہ رضی اللہ عنہ کا رستم کے دربار میں خطاب	25	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی طرف
39	رستم کی مسلم فوج کو پیشکش	25	سے محاذ جنگ کی رپورٹ
40	مغیرہ رضی اللہ عنہ کی جوابی تقریر	25	امیر المؤمنین کا ایک اور مکتوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔



© مکتبہ دار السلام، ۱۴۳۴ھ
فہرست مکتبہ الملك فهد الوطنية أثناء النشر
مکتبہ دار السلام
معركة القادسية. / مکتبہ دار السلام - الرياض، ۱۴۳۴ھ
ص: ۹۶، مقاس ۲۱ x ۱۴ سم
ردمک: ۹۷۸-۶۰۳-۵۰۰-۲۱۷-۲
(النص باللغة الأردية)
۱- معركة القادسية أ. العنوان
دبیوی ۹۵۳، ۰۲۳
۱۴۳۴ / ۲۲۹۵

رقم الإيداع: ۱۴۳۴ / ۲۲۹۵
ردمک: ۹۷۸-۶۰۳-۵۰۰-۲۱۷-۲



عرض ناشر

معزز قارئین! ”معرکہ قادسیہ کے سنہرے واقعات“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میں نے اسے عہد فاروقی کا اہم ترین معرکہ قرار دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجاہدین اسلام نے اس معرکہ جلیلہ میں ایرانیوں کی قوت کو اس طرح پاش پاش کیا کہ وہ دوبارہ سنبھل نہ سکے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بلاشبہ اپنے دور کی عبقری شخصیت تھے۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے جس عدیم المثل طریقے سے اسلامی لشکر کو قدم بقدم رہنمائی فراہم کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دشمن کو شکست فاش دی؛ یہ انہی کا خاصہ تھا۔ عزیزان محترم! معرکہ قادسیہ میں ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی وہ پیش گوئی بھی پوری ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ نے حاتم طائی کے بیٹے سیدنا عدی سے فرمایا تھا: ”عدی! اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم لوگ ایک دن کسریٰ کے خزانے اپنے ہاتھوں سے کھولو گے۔“

”قارئین کرام! اسلام سے پہلے عرب کسریٰ کی غلامی اور رعیت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ کوئی کسریٰ سے ٹکر لینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، مگر ان بدوؤں نے جب کائنات کے امام حضرت محمد ﷺ کی غلامی اختیار کی، اکیلے رب کی وحدانیت کا اقرار کیا، اس سبق کو اچھی طرح پڑھا اور یاد کیا تو وہ کائنات پر ابر رحمت بن کر چھا گئے۔ دنیا والوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان موحدین کی خاص مدد فرمائی اور

صفحہ نمبر	عناوین	صفحہ نمبر	عناوین
66	”علیاء“ کی حیران کن شجاعت	40	مغیرہ رضی اللہ عنہ کی فن سپہ گری میں مہارت
67	”اعرف“ کے شاندار کارنامے	41	مغیرہ رضی اللہ عنہ کی ایرانیوں کو پشیمکش
68	سیدہ خنساء کے چار بیٹوں کی عظیم شہادت	42	رستم کی ایرانی زعماء سے مشاورت
70	مسلم فوج کی ایک عمدہ جنگی چال	44	جنگ سے پہلے فریقین کی پوزیشنیں
71	ابوحنن تقی رضی اللہ عنہ کی بے مثال شجاعت	46	ذکر و نماز کے روح پرور مناظر
73	ابوحنن کی رہائی عمل میں آتی ہے	48	اذان کے کلمات سے رستم کی بوکھلاہٹ
74	طلیحہ اسدی کی عمدہ ترکیب	49	معرکہ کا پہلا دن (یوم ارمات)
75	طلیحہ کی ترکیب کا گر ثابت ہوئی	50	ایرانیوں کی طرف سے عام حملہ
76	ایک مجاہد کا ولولہ انگیز خطاب	51	مسلم فوج کو عام حملے کا حکم
78	ایک کارآمد جنگی تجویز	52	بنو اسد کی شاندار کارکردگی
79	جنگ کا تیسرا دن ”یوم عباس“	53	طلیحہ اسدی کا دلیرانہ کردار
80	سیدنا سعد ہاتھیوں سے نپٹنے	54	پہلے روز کی جنگ میں فریقین کا نقصان
80	کی منصوبہ بندی کرتے ہیں	54	مسلم شہداء اور رزمی میڈیکل کیمپ میں
80	شیردل مجاہدین کا ہاتھیوں پر حملہ	55	سیدہ خنساء اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتی ہیں
82	عمر بن معدیکرب کی بہادری اور جاں نثاری	57	ایک اور ماں کا عظیم کردار
84	جنگ کا چوتھا اور فیصلہ کن دن ”یوم القادسیہ“	58	جنگ کا دوسرا دن (یوم اغواث)
85	رستم کی نئی پلاننگ		قتعاع کے بارے
86	دشمن پر یلغار کے لیے قلعہ کی بے تابی	59	میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے
87	لیلۃ الہریہ	60	لشکر میں شمولیت کا انوکھا انداز
88	قتعاع اپنے مجاہدین سے خطاب کرتے ہیں	61	بہمن جادیہ اور قلعہ کا مقابلہ
89	نصرت الہی کا کرشمہ	62	دومزید ایرانی کمانڈروں کا خاتمہ
90	رستم کا عبرتناک انجام	63	ایرانیوں کا زوردار حملہ
90	رستم کا تخت مجاہدین کے قبضے میں	64	قتعاع دشمن پر شیر کی طرح جھپٹتے ہیں
95	مرکز خلافت میں فتح کی خوشخبری		

ایرانی سلطنت اہل اسلام کی یلغار کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنا وجود تک کھو بیٹھی۔

زیر نظر کتاب اسی سنہرے دور کی خوبصورت داستان ہے۔ یہ ان سنہرے ایام کی تاریخ ہے کہ جب 'تھمتانہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا.....' میں نے یہ کتاب بطور خاص نوجوان نسل کے لیے لکھی ہے تاکہ ہمارے نوخیز بچوں اور بچیوں کو معلوم ہو سکے کہ اس امت کے سلف صالحین نے لوگوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر ایک رب کی غلامی میں دینے کے لیے کتنی جدوجہد، محنت اور قربانیوں سے کام لیا تھا۔

اس کتاب میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ کوئی غیر صحیح واقعہ اس میں درج نہ ہونے پائے۔ اللہ کے بے پایاں فضل و کرم سے اس کتاب میں بیان کردہ واقعات مستند مصادر ہی سے لیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی ابتدا سے لے کر آخری نوک پلک سنوار نے تک اور زبان و بیان کی درستی کے لیے میں دارالسلام ریاض کے سینئر ریسرچ اسکالر جناب قاری محمد اقبال عابد اور دارالسلام لاہور کے جناب محسن فارانی صاحب کا شکر گزار ہوں۔ ان ساتھیوں نے اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھا اور اس میں مناسب اصلاحات کیں۔ اس کی عمدہ ڈیزائننگ دارالسلام کے سینئر آرٹسٹ شہزاد احمد نے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس عمل کو آخرت میں ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

عبدالمالک مجاہد

ریاض، سعودی عرب

جنوری 2013

معرکہ قادسیہ

(شعبان 15 ہجری / ستمبر 636ء)

عہد فاروقی کی اہم ترین جنگ جس نے عراق، ایران، خراسان اور ترکستان کے دروازے مسلمانوں پر کھول دیے۔ یہ ہماری تاریخ کے سنہرے ایام کی بات ہے۔ خلیفہ راشد ثانی سیدنا فاروق اعظم کا عہد خلافت ہے۔ مسلمانوں کی فتوحات چاروں طرف جاری ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کی پیش گوئی کہ یہ دین غالب ہو کر رہے گا، پوری ہو رہی ہے۔ مجاہدین اسلام جس طرف کا رخ کرتے ہیں، کامیابی و کامرانی ان کے قدم چومتی ہے۔ وقت کی ایک بڑی قوت سلطنت فارس کے بادشاہ کسریٰ (خسر و پرویز) نے چند برس پہلے رسول اللہ ﷺ کے نامہ مبارک کو پھاڑ دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

کسریٰ نے میرا مکتوب نہیں پھاڑا بلکہ اپنی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کر لیے ہیں۔

نیز آپ ﷺ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا:

اگر تمھاری عمر نے وفا کی تو تم دیکھو گے کہ ایک دن کسریٰ کے خزانے فتح کر لیے

جائیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے انھی ارشادات کی

روشنی میں اسلام کا ایک بطل جلیل میدان عمل میں آتا

ہے۔ اسے ایرانی مجوسیوں کی اسلام دشمنی کا خوب خوب

کسریٰ نے میرا

مکتوب نہیں پھاڑا

بلکہ اپنی حکومت

کے ٹکڑے ٹکڑے

کئے ہیں!

اندازہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دشمن کی سازشوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ کیا خوبصورت دور تھا جب مسلمانوں کے نام سے کفر اپنے محلات میں لرزہ بر اندام ہوتا تھا۔

تاریخ کا مسافر آخری کسریٰ یزدگرد سوم اور اس کے جرنیلوں کے درمیان طے پانے والے ان مکروہ منصوبوں کو دیکھ رہا ہے جن میں وہ مسلمانوں کے خلاف ایک بڑی جنگ لڑنے کا ارادہ کر رہے ہیں اور اس کے لیے اپنی پوری قوت اور طاقت کو یکدم جھونک دینا چاہتے ہیں۔ یہ مشورے، یہ منصوبے ایک مدت سے جاری ہیں۔ دشمن آہستہ آہستہ اپنی بکھری ہوئی فوجوں کو اکٹھا کر رہا ہے۔ وہ اسلام کے بڑھتے ہوئے سیل رواں کو روکنے کی ناکام منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ ایرانی شہنشاہ

اپنے جرنیلوں سے کہہ رہا ہے: تمھارے پاس نہ تو مال کی کمی ہے نہ اسلحہ کی، نہ ہی افرادی قوت کی کوئی قلت ہے، اس لیے اٹھو اور مسلمانوں کو کچل کر رکھ دو۔ اس قسم کے پروگرام نہ جانے کتنی مرتبہ بنائے گئے ہیں۔ ایرانی منصوبہ ساز ایک فیصلہ کن جنگ کے لیے فرات کے پار دیکھ رہے ہیں۔ ادھر امت مسلمہ کے بطل جلیل سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہیں۔ مدینہ منورہ کی عظیم قیادت کی خوبی یہ ہے کہ ان کا ہاتھ ہمیشہ حالات کی نبض پر رہتا ہے۔ اسلامی قیادت سرزمین شام پر اسلام کا جھنڈا لہرانے کے بعد اپنی حدود کو ایرانی مجوسیوں کے خطرے سے محفوظ کرنا چاہتی ہے۔

15 ہجری میں سیدنا عمر فاروق کو جب معلوم ہوا کہ ایرانی جرنیل

مسلمانوں کے خلاف نئے سرے سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں تو انھوں نے بلا تاخیر اپنے نہایت معتمد اور زیرک سالار شعی بن حارثہ شیبانی کو حکم دیا: اپنے ارد گرد کے قبائل میں دیکھو اور جو شخص جنگ میں حصہ لے سکتا ہے اسے فوج میں شامل کرو۔ سیرت نگاروں کے مطابق سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پہلی شخصیت ہیں جنھوں نے لازمی فوجی بھرتی کا قانون جاری کیا۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی امریکہ اور برطانیہ سمیت متعدد ممالک میں لازمی فوجی بھرتی کا قانون نافذ ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔



ثنیٰ بن حارثہ جنگ کی پلاننگ کرتے ہیں

ثنیٰ بن حارثہ کو جیسے ہی تیاری کا حکم موصول ہوا انھوں نے فوراً عمل شروع کر دیا۔ وہ مختلف علاقوں اور قبائل میں تشریف لے گئے اور نو جوانوں کو فوج میں بھرتی کیا۔ علاوہ ازیں اسلامی دستوں کو متحرک کیا۔ اس اثنا میں امیر المؤمنین کی جانب سے یہ حکم صادر ہوا کہ جن لوگوں کے پاس کسی بھی قسم کا ہتھیار، گھوڑا یا کوئی اور حربی سامان ہے اسے لے کر مرکز خلافت مدینہ طیبہ پہنچ جائے، یا کوئی ایسا فرد ہے جو جنگی میدان کا ماہر ہو یا جنگی امور کی سوجھ بوجھ اور تجربہ رکھتا ہو تو وہ بھی فوراً مدینہ طیبہ روانہ ہو جائے تاکہ فوجی دستوں کو منظم طریقے سے ترتیب دیا جاسکے۔

ایرانیوں کی جنگی تیاریاں

ایران میں اس وقت یزدگرد سوم کی حکومت مضبوط ہو چکی تھی۔ یہ وہی یزدگرد ہے جس نے مسلمانوں کے خلاف چین کے بادشاہ سمیت مختلف طاقتوں کو خطوط روانہ کیے تھے۔ جنگ قادسیہ سے پہلے ایرانی حکومت خاصی مضبوط تھی، تمام ایرانی سردار اپنے بادشاہ یزدگرد کے اطاعت گزار اور فرماں بردار تھے۔ وہ اپنے حکمران کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لیے تیار تھے۔ کسریٰ نے ایرانیوں کو مسلمانوں کے خلاف ہر قسم کا اسلحہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ہر جگہ سے سامان حرب اکٹھا کیا گیا۔ ناراض قبائل کو راضی کیا گیا اور جن علاقوں کو مسلمانوں نے فتح کیا تھا وہاں یزدگرد نے اپنے ہر کارے بھجوائے۔ انھوں نے وہاں کے سرداران قبائل کو مجبور کیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کیے گئے معاہدے توڑ ڈالیں اور اپنے سابق حکمرانوں کی نئے سرے سے اطاعت کرنے کا عہد کریں۔



مثنیٰ کی بیوہ سے کمانڈر سعد رضی اللہ عنہ کی شادی

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مثنیٰ بن حارثہ کی وصیت ملی تو انھوں نے ان کے بھائی معنی بن حارثہ کو نائب کی حیثیت سے برقرار رکھا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کمانڈر مثنیٰ کی بیوہ سیدہ سلمیٰ بنت خصفہ کی جب عدت پوری ہوگئی تو ان سے سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ اس دور کے رواج کے مطابق یہی اس خاندان کے ساتھ خیر خواہی، ہمدردی اور پیار تھا کہ متوفی کی بیوہ سے شادی کر کے اسے عزت بخشی جائے۔ سلمیٰ نہایت ذہین اور سمجھ دار خاتون تھیں۔ ان کے ذخیرہ معلومات میں اپنے خاوند کا جنگی تجربہ بھی موجود تھا۔

مثنیٰ بن حارثہ کی وصیت کی روشنی میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ایرانیوں کا مقابلہ دریائے فرات کے اس جانب قادسیہ کے میدان میں کیا جائے۔

تیز مواصلاتی نظام

قارئین کرام! بلاشبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عبقری شخصیت تھے۔ جنگی منصوبہ بندی کرنے اور فوجوں کو لڑانے میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ وہ اتنا خوبصورت جنگی نقشہ بناتے کہ یوں محسوس ہوتا وہ خود محاذ جنگ پر موجود ہیں۔ جب میں نے ان کی زندگی کے اس پہلو پر غور کیا تو اندازہ ہوا کہ انھوں نے ڈاک کا اتنا خوبصورت اور مضبوط نظام قائم کر رکھا تھا کہ سپہ سالار ہر وقت اپنے مرکز سے رابطے میں رہتا تھا اور وہاں سے ہر وقت ہدایات لیتا رہتا تھا۔ ایلی ہر وقت تیار رہتے جو امیر المؤمنین کے پیغامات برق رفتاری سے لشکر تک پہنچاتے۔

امیر المؤمنین کی اسلامی فوج کو نئی ہدایات

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک طرف تو مادی وسائل سے کام لیتے ہیں۔ فوج کی ضروریات کا بندوبست کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا اور اپنے فوجیوں کا تعلق برقرار رکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتے رہتے ہیں۔ مسلمان فوجی عراق کی طرف رواں دواں ہیں کہ ایلی نئی ہدایات اور نصیحتیں لے کر آتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ان ہدایات کو پڑھیں، ایک بات ذہن میں رہے کہ فتح و نصرت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے، اس لیے مؤمن کا اپنے رب کے ساتھ جتنا گہرا اور مضبوط تعلق ہوگا اتنا ہی اس کے لیے فتوحات حاصل کرنا آسان ہوگا۔ نئی ہدایات بڑی لمبی اور تفصیل سے تھیں مگر میں مختصراً ان کا ذکر کر کے آگے بڑھتا ہوں:

☆ دشمن کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار تقویٰ ہے۔ میں اسلامی لشکر کے تمام کمانڈروں اور فوجیوں کو دشمن کے خطرے سے کہیں بڑھ کر گناہوں کے خطرے سے آگاہ کرتا ہوں اور ان سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں۔

☆ دشمن چونکہ اللہ کی نافرمانیاں کرتا ہے، اس وجہ سے مسلمانوں کو ان پر آسانی سے فتح نصیب ہوتی ہے، لہذا ضروری ہے کہ تم اللہ کی

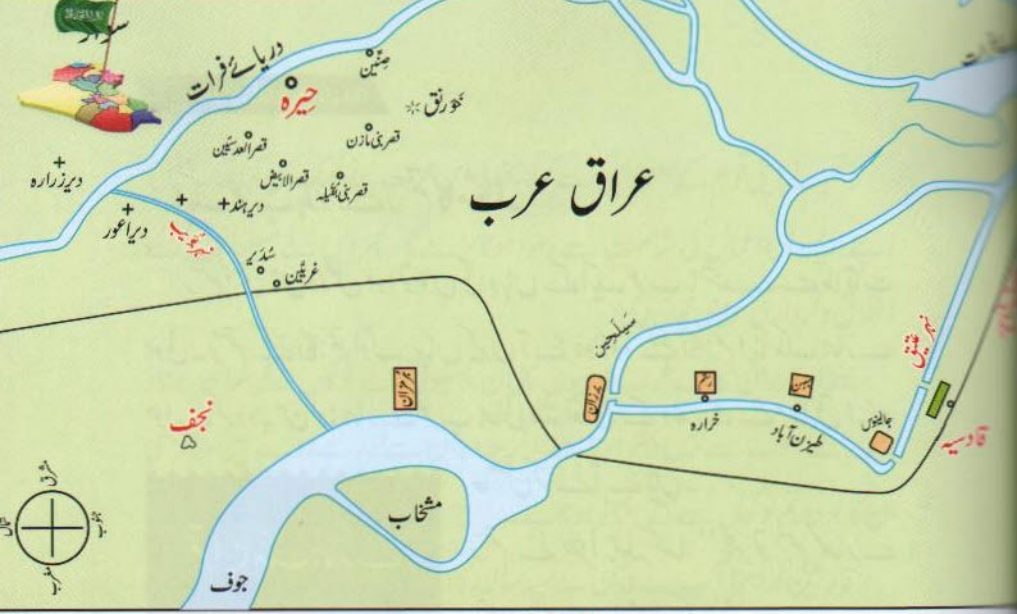
بسم اللہ پڑھ کر پہلی کدال ماری تو چٹان کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئی ہیں: اللہ کی قسم! میں شام کے سرخ محلات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

دوسری مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر ضرب لگائی تو چٹان کا ایک اور حصہ ٹوٹ گیا۔ ارشاد ہوا: اللہ اکبر! مجھے ایران کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں مدائن کے قصر ابیض کو اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

تیسری بار بسم اللہ پڑھ کر ضرب لگائی تو باقی ماندہ چٹان بھی ٹوٹ گئی۔ ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! مجھے ملک یمن کی چابیاں دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں صنعاء کے دروازوں کو اپنی آنکھوں سے اس جگہ کھڑا دیکھ رہا ہوں۔

قارئین کرام جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ پیش گوئیاں کب کی تھیں؟ جب معیشت کی تنگی کا یہ حال تھا کہ آپ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے۔ اس وقت قریش اور دیگر قبائل کا 10 ہزار کا لشکر جرار مدینہ کی حدود میں پہنچ گیا تھا۔

اللہ کے رسول ﷺ کی اس پیش گوئی کو پورا ہونے میں کتنے سال لگے؟ سنئے: غزوہ خندق 5 ہجری میں ہوا اور صرف دس سال بعد یعنی 15 ہجری میں اللہ کے رسول ﷺ کی قصر ابیض کو فتح کرنے والی پیش گوئی پوری ہو چکی تھی۔ پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ یہ دور مسلمانوں کے سنہرے ایام کا تھا۔



لشکرِ رستم کی قادسیہ آمد

دشمن کی جنگی قوت پر ایک نظر

قارئین کرام! ہم ایک مرتبہ پھر عراق چلتے ہیں۔ مدائن دریائے دجلہ کے کنارے واقع تھا۔ کسری کا سپہ سالار رستم بن فرخ زاد یہاں سے جنوب کی طرف روانہ ہوا۔ اس کی پہلی منزل بابل اور مدائن کے درمیان ”کوٹی“ نامی بستی تھی آپ کی دل چسپی کے لیے آپ کو بتاتے چلیں کہ ایک روایت کے مطابق سیدنا ابراہیم علیہ السلام کوٹی میں پیدا ہوئے تھے۔ رستم کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھی جو جنگی ساز و سامان سے مکمل لیس تھی۔ فوج کے سالار کو اپنی قوت پر ناز تھا۔ وہ لڑائی سے پہلے ہی فتح کے نشہ میں چوڑے نظر آ رہا تھا۔



مغیرہ رضی اللہ عنہ کی جوابی تقریر

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جوابی تقریر کی: اے بادشاہ! تم نے ہمارے فقراور ہماری حالت زار کا جو تذکرہ کیا ہے، وہ بالکل درست ہے۔ بلاشبہ ہم فقیر ترین قوم تھے، بھوک لگتی تو جو ملتا وہ کھا لیتے۔ ہم جہالت اور گمراہی میں تھے، اپنے اعزہ کو قتل کر دیتے کہ ان کا مال ہڑپ کر سکیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر اپنا احسان فرمایا اور ہمیں رسول اللہ ﷺ جیسی نعمت سے نوازا۔ انھوں نے سیدھی راہ اور خیر کے دروازوں کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی، چنانچہ ہمارے دلوں میں نفرتوں کی جگہ محبتوں کے چشمے ابلنے لگے۔

مغیرہ رضی اللہ عنہ کی فن سپہ گری میں مہارت

رستم نے حقارت بھری نظروں سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کی طرف دیکھا اور کہا: اس پر بھروسہ کرتے ہو؟ اس پر تو نیام تک موجود نہیں، پھر درباری کو اشارہ کیا، خوبصورت مرصع تلوار پیش کی اور کہا: اپنی تلوار پھینک کر یہ عمدہ تلوار لے لو!

مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حقارت بھری نظروں سے رستم کی طرف دیکھا، اپنی تلوار کو زور سے گھمایا، یہ بجلی کی طرح کوند گئی، انہوں نے ایرانی تلوار پر زور سے اپنی



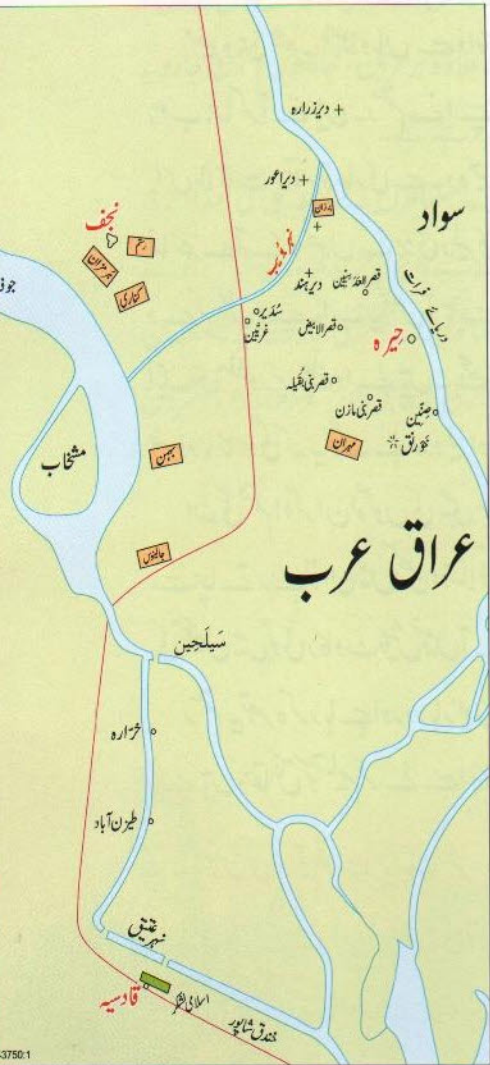
تلوار کو اس طرح مارا کہ مرصع تلوار دو ٹکڑے ہو گئی۔ رستم اور اس کے درباری سیدنا مغیرہ کی فن تلوار زنی میں مہارت پر ہکا بکارہ گئے۔

مغیرہ رضی اللہ عنہ کی

ایرانیوں کو پیشکش

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اب رستم سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارے پاس صرف تین راستے ہیں، اسلام قبول کر لو، یا جزیہ دینے پر رضامندی ظاہر کر دو یا پھر اپنے اور ہمارے درمیان فیصلہ کن جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

رستم نے جزیہ کا نام سنا، ناک بھوں چڑھائی، اپنے درباریوں کو دیکھا، پھر نخوت بھری نظروں سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر کہا: تم نے جس گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، اگر تم سفیر نہ ہوتے تو میں تمہیں قتل کر دیتا مگر سنو! کل کے دن..... ہاں کل..... میں تم سب کو نیست و نابود کر کے رکھ دوں گا۔



سعد رضی اللہ عنہ اور رستم کے لشکر جنگ سے پہلے



جس لشکر میں قعقاع

جیسے افراد ہوں وہ

شکست نہیں کھا سکتا

کسی لشکر میں قعقاع

کی آواز ایک ہزار

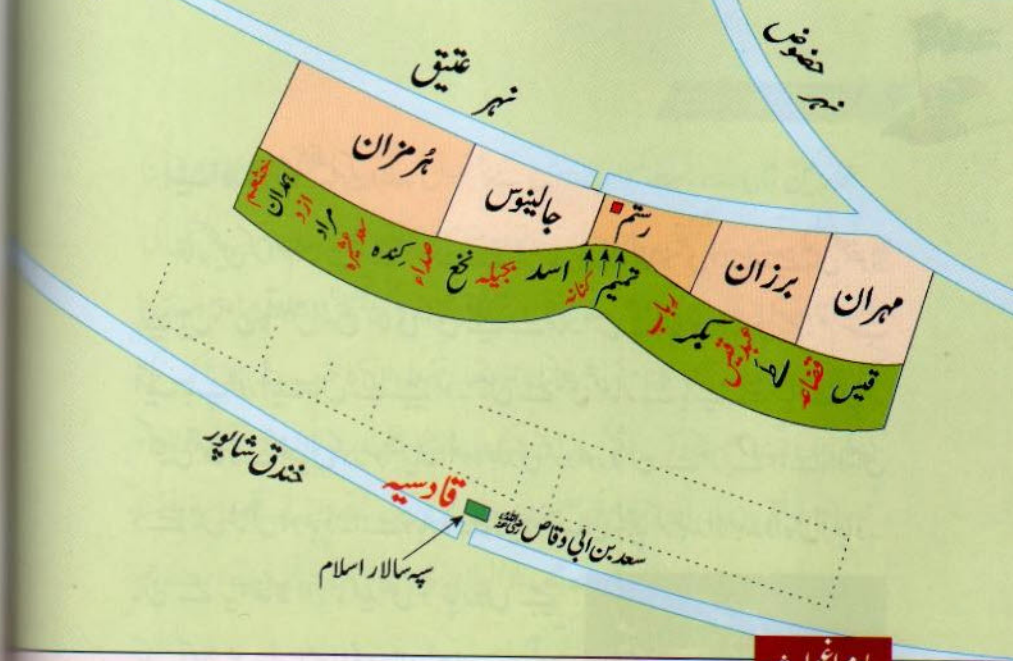
آدمیوں پر بھاری ہے

اسلامی جرنیل قعقاع بن عمرو کر رہے تھے۔
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شام کے گورنر ابو
عبیدہ رضی اللہ عنہ کو حکم بھیجا تھا کہ بنو تمیم کا ایک لشکر
قادسیہ میں مسلمانوں کی مدد کے لیے
بھیجوا دیں۔ انھوں نے حکم کی تعمیل کی اور بنو تمیم
کے یہ سچیلے جوان محاذ عراق کی اسلامی فوج کا
حصہ بن گئے۔ جنگ کا یہ دوسرا دن بھی
مسلمانوں کے لیے کامیابیاں اور خوش خبریاں
لے کر آیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں جنگی صلاحیت اور فن سپہ گری کے اعتبار سے
عربوں کو دیگر اقوام پر برتری حاصل تھی۔ شمشیر زنی ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اور
معاشرے میں کسی شخص کی حیثیت اس کی جنگی اور شرعی صلاحیت کے مطابق ہی
متعین کی جاتی تھی۔ عربوں کو جنگ لڑنے کا طریقہ اور سلیقہ خوب آتا تھا۔ انفرادی
جنگ ہو یا عام ہجوم، عرب جنگ کے تمام مراحل میں عمدہ مہارت رکھتے تھے۔

قعقاع کے بارے میں صدیق اکبر کی رائے

قعقاع کے بارے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ”جس لشکر میں



یوم اغواث

جنگ کا دوسرا دن ”یوم اغواث“

قادسیہ کی جنگ کے دوسرے دن کو ”یوم اغواث“ کہا جاتا ہے۔ اس کو ”اغواث“
کا نام اس لیے دیا گیا کہ اس روز مسلمانوں کو شام سے ”غوث“ یعنی مدد پہنچی تھی جہاں
ایک ماہ پہلے رومیوں نے جنگ یرموک میں فیصلہ کن شکست کھائی تھی۔ قادسیہ
میں اہل اسلام کے ساتھ شامی لشکر آ ملا جو بنو تمیم کے لوگوں پر مشتمل تھا۔ یہ بہت جنگجو
اور بہادر قوم تھی۔ اس لشکر میں چھ ہزار مجاہدین شامل تھے۔ ان کی قیادت مشہور

رستم کا عبرتناک انجام

قارئین کرام! یہی وہ تاریخی لمحات تھے جب اللہ کے یہ شیر ققاع بن عمرو کی قیادت میں رستم کی طرف بڑھتے ہیں۔ وہ رستم کے تخت کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ رستم کو اپنی موت سامنے نظر آرہی ہے۔ وہ موقع پا کر اپنے تخت کو چھوڑ کر بھاگ اٹھتا ہے اور ایران کا یہ نامور بہادر ایک خنجر کے پیچھے چھپ جاتا ہے۔ آندھی، طوفان اور اوپر سے مجاہدین کا خوف..... رستم کانپ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید، اس کی مدد مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ وہی خنجر جس کے پیچھے رستم چھپا ہے، اُس کے اوپر گر پڑتا ہے۔ اس کی ضرب سے رستم کی کمر کی ہڈی کے مہرے ٹوٹ جاتے ہیں۔ مگر موت بڑی ظالم چیز ہے۔ وہ اس حالت میں بھی بھاگنے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح جان بچ جائے۔ اس کے سپاہی بکھر چکے ہیں۔ سامنے نہر عتیق نظر آرہی ہے۔ رستم اس میں چھلانگ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ ادھر ہلال نامی ایک مجاہد نے اس خبیث کو دیکھ لیا ہے۔ انھوں نے رستم کا پاؤں پکڑ لیا اور اسے نہر سے گھیٹ کر قتل کر دیا۔

رستم کا تخت مجاہدین کے قبضے میں

رستم کا تخت زیادہ دور نہ تھا۔ ہلال اس کے تخت کی طرف بھاگتے ہوئے جاتے ہیں۔ اس پر جا چڑھتے ہیں اور بلند آواز میں اعلان کرتے ہیں:

رب کعبہ کی قسم! میں نے رستم کو ہلاک کر دیا ہے۔ سب لوگ میری طرف آؤ۔ مجاہدین بھاگتے ہوئے اس کی طرف مڑتے ہیں۔ رستم کا تخت خالی ہے۔ اس پر ایک مجاہد کا قبضہ ہے۔ خوشی کے لمحات ہیں کہ اللہ کا باغی، اللہ کا دشمن جو کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا، ہلاک ہو چکا ہے۔ مجاہدین بلند آواز میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ وہ دوسرے ساتھیوں کو بلارہے ہیں۔ آؤ دیکھو کسریٰ کی کمر ٹوٹ چکی ہے۔ اہل فارس شکست کھا چکے ہیں۔ ققاع بن عمرو اور دیگر کمانڈر پہنچ چکے ہیں۔ دشمن اب بھی ان کے مقابلے میں کھڑا ہے۔ وہ دشمن کو زیر کرتے ہوئے اتنی تیزی سے پیش قدمی کرتے ہیں کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں۔ رستم کے بعد جالینوس ایرانی فوج کا کمانڈر تھا۔ یہ جب رستم کی ہلاکت کی خبر سنتا ہے تو نہر کے کنارے ایک دیوار پر چڑھتا ہے اور بلند آواز میں اپنی فوج کو حکم دیتا ہے کہ نہر عبور کر کے بھاگ نکلو۔ ایرانی فوجیوں کو بھاگنے سے روکنے کے لیے بڑی بڑی زنجیروں سے باندھا گیا تھا۔ جب انھیں بھاگنے کا حکم ملا تو ایک دوسرے سے بندھے ہوئے سارے فوجی نہر عتیق میں گر جاتے ہیں۔ ان کی تعداد تیس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ مسلمانوں نے ان کو نیزوں سے مار ڈالا۔ تاریخ طبری کے مطابق ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچا۔

فارس کی کمر توڑنے والے اس عظیم الشان معرکے کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی خاص مدد کے بعد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بہترین حکمت عملی اور ققاع بن عمرو جیسے سرفروش بہادروں اور مجاہدین کی بے پناہ قربانیوں کے نتیجے میں فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوتا